ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الاعراف

آیات ۷۳ تا ۷۹

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۳ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ
تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي
الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۷۴ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ
مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۷۵ قَالَ الَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۷۶ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ
ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷۷ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ ۝۷۸ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
النّٰصِحِيْنَ ۝۷۹

ن و ق

نَاقَ يَنُوْقُ (ن) نَوْقًا : چیز کو ترتیب سے جمانا‘ کام کو اچھی طرح کرنا۔

نَاقَةٌ (اسم ذات) : اونٹنی‘ آیت زیر مطالعہ ۷۳۔

س ھ ل

سَهُلَ يَسْهُلُ (ک) سُهُوْلَةً : نرم ہونا‘ آسان ہونا۔

سَهْلٌ ج سُهُوْلٌ: نرم اور ہموار زمین۔ زیر مطالعہ آیت ۷۴۔

ن ح ت

نَحَتَ يَنْحِتُ (ض) نَحِيْتًا: لکڑی پتھر وغیرہ کو چھیل کر ہموار کرنا' سنگ تراشی کرنا۔ زیر مطالعہ آیت ۷۴۔

ع ت و

عَتَا يَعْتُوْ (ن) عُتُوًّا اور عِتِيًّا: حد سے گزرنا' سرکشی کرنا' نافرمانی کرنا۔ زیر مطالعہ آیت ۷۷۔

عَاتِيَةٌ (اسم الفاعل کے معنی میں صفت): حد سے گزرنے والی یعنی حد سے زیادہ۔ ﴿فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ﴿٦﴾﴾ (الحاقة) ''تو وہ لوگ ہلاک کیے گئے ایک حد سے زیادہ تیز ہوا سے۔''

ر ج ف

رَجَفَ يَرْجُفُ (ن) رَجْفًا: کسی کا شدت سے مضطرب ہونا۔ (۱) لرزنا' کانپنا۔ (۲) زلزلہ آنا۔ ﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ﴾ (المزمل:١٤) ''جس دن کانپے گی زمین اور پہاڑ۔''

رَجْفَةٌ: زلزلہ۔ زیر مطالعہ آیت ۷۸۔

رَاجِفَةٌ: کانپنے والی (یہ قیامت کے پہلے صور کے لیے استعارہ ہے) ﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ﴿٦﴾﴾ (النّٰزعٰت) ''جس دن کانپے گی کانپنے والی۔''

اَرْجَفَ يُرْجِفُ (افعال) اِرْجَافًا: افواہ پھیلا کر لوگوں میں اضطراب پیدا کرنا۔

مُرْجِفٌ (اسم الفاعل): افواہ پھیلانے والا۔ ﴿لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ﴾ (الاحزاب:٦٠) ''البتہ اگر باز نہ آئے منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے اور افواہ پھیلانے والے مدینہ میں' تو ہم لازماً حاوی کر دیں گے آپؐ کو ان لوگوں پر۔''

ج ث م

جَثَمَ يَجْثُمُ (ن) جَثْمًا: سینے کو زمین سے لگانا' منہ کے بل لیٹنا۔

جَاثِمٌ (اسم الفاعل): اوندھے منہ لیٹنے والا' اوندھے منہ گرنے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۷۸۔

ترکیب

(آیت ۷۳) ''اٰيَةً'' حال ہے۔ ''فَذَرُوْهَا'' فعل امر ہے۔ اس کا جواب امر ہونے کی وجہ سے ''تَاْكُلْ'' مجزوم ہے۔ ''فَيَاْخُذَ'' کا فاسببیہ ہے۔ (آیت ۷۴) ''تَنْحِتُوْنَ'' کا مفعول ''اَلْجِبَالَ'' ہے' جبکہ ''بُيُوْتًا'' تمیز ہے۔ (آیت ۷۵) ''لِمَنْ'' بدل ہے ''لِلَّذِيْنَ'' کا۔ ''اَنَّ'' کا اسم ہونے کی وجہ سے ''صَالِحًا'' حالت نصب میں ہے جبکہ ''مُرْسَلٌ'' اس کی خبر ہے۔ ''النَّاقَةَ'' پر لام تعریف ہے۔

ترجمہ:

وَاِلٰى ثَمُوْدَ: اور (بے شک ہم بھیج چکے ہیں قوم) ثمود کی طرف	اَخَاهُمْ: ان کے بھائی

صٰلِحًا : صالحؑ کو
یٰقَوْمِ : اے میری قوم
اللّٰهَ : اللہ کی
لَكُمْ : تمہارے لیے
غَيْرُهٗ : اس کے علاوہ
بَيِّنَةٌ : ایک واضح (نشانی)
هٰذِهٖ : یہ
لَكُمْ : تمہارے لیے
فَذَرُوْهَا : پس تم لوگ چھوڑو اس کو
فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ : اللہ کی زمین میں
بِسُوْٓءٍ : کسی برائی سے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ : ایک دردناک عذاب
اِذْ : جب
خُلَفَآءَ : خلیفہ
وَّبَوَّاَكُمْ : اور اس نے ٹھکانہ دیا تم کو
تَتَّخِذُوْنَ : تم لوگ بناتے ہو
قُصُوْرًا : محلات
الْجِبَالَ : پہاڑوں کو
فَاذْكُرُوْٓا : پس یاد کرو
وَلَا تَعْثَوْا : اور دندناتے مت پھرو
مُفْسِدِيْنَ : نظم بگاڑنے والا ہوتے ہوئے
الْمَلَاُ : سرداروں نے
اسْتَكْبَرُوْا : گھمنڈ کیا
لِلَّذِيْنَ : ان لوگوں سے جن کو
لِمَنْ : ان سے جو
مِنْهُمْ : ان میں سے
تَعْلَمُوْنَ : تم لوگ جانتے ہو
صٰلِحًا : صالحؑ

قَالَ : انہوں نے کہا
اعْبُدُوا : تم لوگ بندگی کرو
مَا : نہیں ہے
مِّنْ اِلٰهٍ : کوئی بھی الٰہ
قَدْ جَآءَتْكُمْ : تحقیق آ چکی ہے تمہارے پاس
مِّنْ رَّبِّكُمْ : تمہارے رب (کی طرف) سے
نَاقَةُ اللّٰهِ : اللہ کی اونٹنی ہے
اٰيَةً : ایک نشانی ہوتے ہوئے
تَاْكُلْ : (تاکہ) وہ کھائے
وَلَا تَمَسُّوْهَا : اور تم لوگ مت چھونا اس کو
فَيَاْخُذَكُمْ : ورنہ پکڑ لے گا تم لوگوں کو
وَاذْكُرُوْٓا : اور یاد کرو
جَعَلَكُمْ : اس نے بنایا تم کو
مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ : (قوم) عاد کے بعد سے
فِي الْاَرْضِ : زمین میں
مِنْ سُهُوْلِهَا : اس کی نرم ہموار جگہ سے
وَّتَنْحِتُوْنَ : اور تم لوگ تراشتے ہو
بُيُوْتًا : بطور گھر کے
اٰلَآءَ اللّٰهِ : اللہ کی مہربانیوں کو
فِي الْاَرْضِ : زمین میں
قَالَ : کہا
الَّذِيْنَ : جنہوں نے
مِنْ قَوْمِهٖ : انؑ کی قوم میں سے
اسْتُضْعِفُوْا : کمزور سمجھا گیا
اٰمَنَ : ایمان لائے
اَ : کیا
اَنَّ : کہ
مُّرْسَلٌ : بھیجے ہوئے ہیں

مِّنۡ رَّبِّهٖ :اپنے رب (کی طرف) سے	قَالُوۡۤا :انہوں نے کہا
اِنَّا :بے شک ہم	بِمَاۤ :اس پر
اُرۡسِلَ :وہ بھیجے گئے	بِهٖ :جس کے ساتھ
مُؤۡمِنُوۡنَ :ایمان لانے والے ہیں	قَالَ :کہا
الَّذِيۡنَ :انہوں نے جن لوگوں نے	اسۡتَكۡبَرُوۡۤا :گھمنڈ کیا
اِنَّا :بے شک ہم	بِالَّذِىۡۤ :اس کا
اٰمَنۡتُمۡ :تم لوگ ایمان لائے	بِهٖ :جس پر
كٰفِرُوۡنَ :انکار کرنے والے ہیں	فَعَقَرُوا :پھر انہوں نے ٹانگیں کاٹیں
النَّاقَةَ :اس اونٹنی کی	وَعَتَوۡا :اور انہوں نے سرکشی کی
عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهِمۡ :اپنے رب کے حکم سے	وَقَالُوۡا :اور کہا
يٰصٰلِحُ :اے صالحؑ	ائۡتِنَا :تو لے آ
بِمَا :اس کو جس کا	تَعِدُنَاۤ :تو وعدہ کرتا ہے ہم سے
اِنۡ :اگر	كُنۡتَ :تو ہے
مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ :بھیجے ہوؤں میں سے	فَاَخَذَتۡهُمُ :تو پکڑا ان کو
الرَّجۡفَةُ :زلزلہ نے	فَاَصۡبَحُوۡا :نتیجتاً وہ ہو گئے
فِىۡ دَارِهِمۡ :اپنے (اپنے) گھر میں	جٰثِمِيۡنَ :اوندھے منہ گرے ہوئے
فَتَوَلّٰى :پس انہوںؑ نے رخ پھیرا	عَنۡهُمۡ :ان سے
وَقَالَ :اور کہا	يٰقَوۡمِ :اے میری قوم
لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ :میں پہنچا چکا ہوں تم کو	رِسَالَةَ رَبِّىۡ :اپنے رب کا پیغام
وَنَصَحۡتُ :اور میں نے خیر خواہی کی	لَـكُمۡ :تمہاری
وَلٰكِنۡ :اور لیکن	لَّا تُحِبُّوۡنَ :تم لوگ پسند نہیں کرتے
النّٰصِحِيۡنَ :خیر خواہی کرنے والوں کو	

نوٹ: عرب کی قدیم ترین اقوام میں عاد کے بعد ثمود دوسری قوم ہے جو سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے۔ نزولِ قرآن سے پہلے اس کے قصے اہلِ عرب میں زبان زدِ عام تھے۔ اس قوم کا مسکن شمال مغربی عرب کا وہ علاقہ تھا جو آج بھی حجر کے نام سے موسوم ہے۔ اب تک وہاں ہزاروں ایکڑ رقبے میں وہ عمارتیں موجود ہیں جن کو ثمود کے لوگوں نے پہاڑوں میں تراش کر بنایا تھا۔ نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب ادھر سے گزرے تو آپؐ نے مسلمانوں کو یہ آثارِ عبرت دکھائے۔ آپؐ نے ایک کنویں کی نشاندہی کر کے بتایا کہ اس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی اور مسلمانوں کو ہدایت کی کہ صرف اسی کنویں سے پانی لیں، جبکہ باقی کنوؤں سے

پانی لینے سے منع کر دیا۔

سورۃ الشعراء آیات ۱۵۴ تا ۱۵۸ میں تصریح ہے کہ ثمود والوں نے خود ایک ایسی نشانی کا مطالبہ کیا تھا جس سے یہ واضح ہو جائے کہ حضرت صالح علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ اور اس کے جواب میں انہوں نے اونٹنی کو پیش کیا تھا۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اونٹنی کا ظہور معجزے کے طور پر ہوا تھا۔ مگر قرآن اس امر کی تصریح نہیں کرتا کہ یہ اونٹنی کس طرح وجود میں آئی۔ کسی حدیث میں بھی اس کے معجزے کے طور پر پیدا ہونے کی کیفیت بیان نہیں کی گئی۔ اس لیے ان روایات کو تسلیم کرنا ضروری نہیں ہے جو مفسرین نے اس کی کیفیت پیدائش کے متعلق نقل کی ہیں۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۸۰ تا ۸۴

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾

غ ب ر

غَبَرَ يَغْبُرُ (ن) غُبُوْرًا : (۱) ٹھہر جانا، پیچھے رہ جانا۔ (۲) غبار آلود ہونا۔

غَابِرٌ (اسم الفاعل) : پیچھے رہ جانے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۸۳۔

غَبَرَةٌ (اسم ذات) : گرد، غبار۔ ﴿وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾﴾ (عبس) ''اور کچھ چہرے ہوں گے اس دن جن پر گرد ہوگی۔''

ترجمہ:

وَلُوْطًا : اور (بے شک ہم بھیج چکے ہیں) لوطؑ کو	اِذْ : جب
قَالَ : انہوں نے کہا	لِقَوْمِهٖٓ : اپنی قوم سے
اَ : کیا	تَاْتُوْنَ : تم لوگ آتے ہو
الْفَاحِشَةَ : اس بے حیائی کے پاس	مَا سَبَقَكُمْ : نہیں سبقت کی تم پر
بِهَا : جس میں	مِنْ اَحَدٍ : کسی ایک نے (بھی)
مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ : تمام جہانوں میں سے	اِنَّكُمْ : بے شک تم لوگ
لَتَاْتُوْنَ : یقیناً آتے ہو	الرِّجَالَ : مردوں کے پاس
شَهْوَةً : شہوت کرتے ہوئے	مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ : عورتوں کے علاوہ

بَلْ : بلکہ	اَنْتُمْ : تم لوگ
قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ : ایک حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہو	وَمَا كَانَ : اور نہیں تھا
جَوَابَ قَوْمِهٖٓ : انؑ کی قوم کا جواب	اِلَّآ اَنْ : سوائے اس کے کہ
قَالُوْٓا : ان لوگوں نے کہا	اَخْرِجُوْهُمْ : نکالو ان کو
مِّنْ قَرْيَتِكُمْ : اپنی بستی سے	اِنَّهُمْ : یقیناً یہ سب
اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ : ایک بڑا پاک باز گروہ ہے	فَاَنْجَيْنٰهُ : تو ہم نے نجات دی انؑ کو
وَاَهْلَهٗٓ : اور ان کے گھر والوں کو	اِلَّا : سوائے
امْرَاَتَهٗ : ان کی عورت (بیوی) کے	كَانَتْ : وہ تھی
مِنَ الْغٰبِرِيْنَ : پیچھے رہ جانے والوں میں سے	وَاَمْطَرْنَا : اور ہم نے برسایا
عَلَيْهِمْ : ان پر	مَّطَرًا : ایک برسنے والی چیز
فَانْظُرْ : تو دیکھو	كَيْفَ : کیسا
كَانَ : تھا	عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ : جرم کرنے والوں کا انجام

نوٹ: حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ ان کا وطن بصرہ کے قریب ارضِ بابل کا علاقہ تھا۔ اس میں بت پرستی عام تھی۔ ان کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبوت و رسالت عطا کی۔ قوم نے مخالفت کی اور انؑ کے گھرانہ میں سے صرف بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام ایمان لائے۔ ان دونوں کو ساتھ لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک شام کی طرف ہجرت فرمائی اور کنعان کے علاقہ میں مقیم ہوئے جو بیت المقدس کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو نبوت عطا فرما کر اُردن اور بیت المقدس کے درمیان ایک مقام سدوم کے لوگوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا۔ یہ علاقہ پانچ بڑے شہروں پر مشتمل تھا اور سدوم کا شہر ان کا دارالحکومت تھا۔ شہروں کے اس مجموعہ کو قرآن کریم نے مؤتفکۃ اور مؤتفکات کے الفاظ میں کئی جگہ بیان کیا ہے۔ یہ علاقہ سرسبز اور شاداب تھا۔ ہر طرح کے غلّے اور پھلوں کی کثرت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی نعمتوں کے دروازے کھول دیے تھے۔ عام انسانی عادت کے تحت دولت و ثروت کے نشہ میں مبتلا ہو کر عیش و عشرت کے اس کنارے پر پہنچ گئے کہ خلافِ فطرت فواحش کو بھی اختیار کر لیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کی نصیحتوں کا انکار کیا اور انہیں اپنی بستی سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا تو ان پر عذاب نازل ہوا۔

زیر مطالعہ آیت ۸۴ میں مختصراً صرف اتنا ذکر کیا گیا ہے کہ ان پر ایک قسم کی بارش بھیجی گئی۔ البتہ سورۂ ہود کی آیات ۸۲۔۸۳ میں عذاب کی وضاحت کی گئی ہے، جس سے معلوم ہوا کہ ان پر پتھروں کی بارش بھی ہوئی تھی اور نیچے سے اس سرزمین کے طبقہ کو اوندھا پلٹ دیا گیا تھا۔ سورۃ الحجر کی آیات ۷۳۔۷۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب آنے سے پہلے آسمان سے کوئی سخت آواز چنگھاڑ کی صورت میں آئی تھی۔ یہ پانچوں الٹی ہوئی بستیاں آج بھی

موجود ہیں‘ جواب بحرمیت یا بحیرۂ مردار (Dead Sea) کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی تہ میں ان بستیوں کے کھنڈرات ہیں اور اس کے پانی میں کوئی بھی جاندار جیسے مچھلی‘ مینڈک وغیرہ زندہ نہیں رہ سکتے۔

آیات ۸۵ تا ۹۳

وَاِلٰی مَدۡیَنَ اَخَاهُمۡ شُعَیۡبًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ بَیِّنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ فَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَالۡمِیۡزَانَ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَہُمۡ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿ۚ۸۵﴾ وَلَا تَقۡعُدُوۡا بِکُلِّ صِرَاطٍ تُوۡعِدُوۡنَ وَتَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِہٖ وَتَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا ۚ وَاذۡکُرُوۡۤا اِذۡ کُنۡتُمۡ قَلِیۡلًا فَکَثَّرَکُمۡ ۪ وَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنۡ کَانَ طَآئِفَۃٌ مِّنۡکُمۡ اٰمَنُوۡا بِالَّذِیۡۤ اُرۡسِلۡتُ بِہٖ وَطَآئِفَۃٌ لَّمۡ یُؤۡمِنُوۡا فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰی یَحۡکُمَ اللّٰہُ بَیۡنَنَا ۚ وَہُوَ خَیۡرُ الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۸۷﴾ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖ لَنُخۡرِجَنَّکَ یٰشُعَیۡبُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَکَ مِنۡ قَرۡیَتِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِیۡ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوۡ کُنَّا کٰرِہِیۡنَ ﴿ۚ۸۸﴾ قَدِ افۡتَرَیۡنَا عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اِنۡ عُدۡنَا فِیۡ مِلَّتِکُمۡ بَعۡدَ اِذۡ نَجّٰىنَا اللّٰہُ مِنۡہَا ؕ وَمَا یَکُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّعُوۡدَ فِیۡہَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا کُلَّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ؕ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلۡنَا ؕ رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖ لَئِنِ اتَّبَعۡتُمۡ شُعَیۡبًا اِنَّکُمۡ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتۡہُمُ الرَّجۡفَۃُ فَاَصۡبَحُوۡا فِیۡ دَارِہِمۡ جٰثِمِیۡنَ ﴿ۚۖۛ۹۱﴾ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا شُعَیۡبًا کَاَنۡ لَّمۡ یَغۡنَوۡا فِیۡہَا ۚۛ اَلَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا شُعَیۡبًا کَانُوۡا ہُمُ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰی عَنۡہُمۡ وَقَالَ یٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُکُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّیۡ وَنَصَحۡتُ لَکُمۡ ۚ فَکَیۡفَ اٰسٰی عَلٰی قَوۡمٍ کٰفِرِیۡنَ ﴿۹۳﴾

م د ن

مَدَنَ یَمۡدُنُ (ن) مُدُوۡنًا : شہر میں اقامت اختیار کرنا۔

مَدِیۡنَۃٌ ج مَدَائِنُ : شہر‘ قصبہ۔ ﴿اِنَّ ہٰذَا لَمَکۡرٌ مَّکَرۡتُمُوۡہُ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ﴾ (الاعراف:۱۲۳) ’’بے شک یہ یقیناً ایک چالبازی ہے‘ تم لوگوں نے جو چال چلی ہے شہر میں۔‘‘ ﴿فَاَرۡسَلَ فِرۡعَوۡنُ فِی الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِیۡنَ ﴿۵۳﴾﴾ (الشعراء) ’’تو بھیجا فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والوں کو۔‘‘

مَدۡیَنُ (اسم علم) : خاص نام۔ زیر مطالعہ آیت ۸۵۔

ش ع ب

شَعَبَ یَشۡعَبُ (ف) شَعۡبًا : (۱) جمع کرنا‘ درست کرنا۔ (۲) متفرق کرنا‘ بگاڑنا۔

شَعۡبٌ ج شُعُوۡبٌ : بڑا قبیلہ‘ قوم۔ ﴿وَجَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ﴾ (الحجرات:۱۳) ’’اور

اُس نے بنایا تم لوگوں کو قومیں اور قبیلے باہمی تعارف کے لیے۔‘‘

شُعْبَۃٌ ج شُعَبٌ: فرقہ‘ درخت کی شاخ۔ ﴿اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾﴾ (المُرسلات) ’’تم لوگ چلو ایک ایسے سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔‘‘

شُعَیْبٌ (فُعَیْلٌ کے وزن پر اسم التصغیر اور اسمِ عَلَم ہے) : خاص نام۔

ترکیب

(آیت ۸۶) ’’تُوْعِدُوْنَ، تَصُدُّوْنَ‘‘ اور ’’تَبْغُوْنَ‘‘ یہ تینوں ’’لَا تَقْعُدُوْا‘‘ کا حال ہیں۔ (آیت ۸۹) ’’اِنْ عُدْنَا‘‘ شرط ہے اور ’’قَدِ افْتَرَیْنَا‘‘ جوابِ شرط مقدم ہے۔ اس لیے ماضی کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔

ترجمہ:

وَاِلٰی مَدْیَنَ : اور (بے شک ہم بھیج چکے ہیں) مدین والوں کی طرف	اَخَاھُمْ : ان کے بھائی
شُعَیْبًا : شعیبؑ کو	قَالَ : انہوں نے کہا
یٰقَوْمِ : اے میری قوم	اعْبُدُوا : تم لوگ بندگی کرو
اللّٰہَ : اللہ کی	مَا لَکُمْ : نہیں ہے تمہارے لیے
مِّنْ اِلٰہٍ : کوئی بھی الٰہ	غَیْرُہٗ : اس کے علاوہ
قَدْ جَآءَتْکُمْ : آ چکی ہے تمہارے پاس	بَیِّنَۃٌ : ایک واضح (نشانی)
مِّنْ رَّبِّکُمْ : تمہارے رب (کی طرف) سے	فَاَوْفُوا : پس تم لوگ پورا کرو
الْکَیْلَ : ناپنے کو	وَالْمِیْزَانَ : اور ترازو کو
وَلَا تَبْخَسُوا : اور حق سے کم مت دو	النَّاسَ : لوگوں کو
اَشْیَآءَھُمْ : ان کی چیزیں	وَلَا تُفْسِدُوْا : اور نظم مت بگاڑو
فِی الْاَرْضِ : زمین میں	بَعْدَ اِصْلَاحِھَا : اس کی اصلاح کیے جانے کے بعد
ذٰلِکُمْ : یہ	خَیْرٌ : بہتر ہے
لَّکُمْ : تمہارے لیے	اِنْ : اگر
کُنْتُمْ : تم لوگ ہو	مُّؤْمِنِیْنَ : ایمان لانے والے
وَلَا تَقْعُدُوْا : اور تم لوگ مت بیٹھو	بِکُلِّ صِرَاطٍ : ہر ایک راہ پر
تُوْعِدُوْنَ : دھمکی دیتے ہوئے	وَتَصُدُّوْنَ : اور روکتے ہوئے
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ : اللہ کی راہ سے	مَنْ : اس کو جو
اٰمَنَ : ایمان لایا	بِہٖ : اس پر

وَتَبْغُوْنَهَا : اور تلاش کرتے ہوئے اس میں
عِوَجًا : کوئی کجی
وَاذْكُرُوْٓا : اور یاد کرو
اِذْ : جب
كُنْتُمْ : تم لوگ تھے
قَلِيْلًا : تھوڑے سے
فَكَثَّرَكُمْ : پھر اس نے کثرت دی تم کو
وَانْظُرُوْا : اور غور کرو
كَيْفَ : کیسا
كَانَ : تھا
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ : نظم بگاڑنے والوں کا انجام
وَاِنْ : اور اگر
كَانَ : ہے
طَآئِفَةٌ : ایک ایسا گروہ
مِّنْكُمْ : تم میں سے
اٰمَنُوْا : جو ایمان لایا
بِالَّذِيْٓ : اس پر
اُرْسِلْتُ : میں بھیجا گیا
بِهٖ : جس کے ساتھ
وَطَآئِفَةٌ : اور ایک ایسا گروہ
لَّمْ يُؤْمِنُوْا : جو ایمان نہیں لایا
فَاصْبِرُوْا : تو صبر کرو
حَتّٰى : یہاں تک کہ
يَحْكُمَ : فیصلہ کرے
اللّٰهُ : اللہ
بَيْنَنَا : ہمارے مابین
وَهُوَ : اور وہ
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ : فیصلہ کرنے والوں کا بہترین ہے
قَالَ : کہا
الْمَلَاُ : سرداروں نے
الَّذِيْنَ : جنہوں نے
اسْتَكْبَرُوْا : گھمنڈ کیا
مِنْ قَوْمِهٖ : انؑ کی قوم میں سے
لَنُخْرِجَنَّكَ : ہم لازماً نکال دیں گے آپؑ کو
يٰشُعَيْبُ : اے شعیبؑ
وَالَّذِيْنَ : اور ان کو جو
اٰمَنُوْا : ایمان لائے
مَعَكَ : آپؑ کے ساتھ
مِنْ قَرْيَتِنَآ : اپنی بستی سے
اَوْ : یا
لَتَعُوْدُنَّ : تم لوگ لازماً واپس ہو گے
فِيْ مِلَّتِنَا : ہماری ملت میں
قَالَ : انہوںؑ نے کہا
اَوَلَوْ : اور کیا اگر
كُنَّا : ہم ہوں
كٰرِهِيْنَ : کراہیت کرنے والے (واپسی سے)
قَدِ افْتَرَيْنَا : ہم تو گھڑ چکے ہوں گے
عَلَى اللّٰهِ : اللہ پر
كَذِبًا : ایک جھوٹ
اِنْ : اگر
عُدْنَا : ہم واپس ہوں گے
فِيْ مِلَّتِكُمْ : تمہاری ملت میں
بَعْدَ اِذْ : اس کے بعد کہ جب
نَجّٰنَا : نجات دی ہم کو

اللّٰهُ : اللہ نے

مِنْهَا : اس سے

وَمَا يَكُوْنُ : اور نہیں ہوگا (ممکن)

لَنَآ : ہمارے لیے

اَنْ : کہ

نَّعُوْدَ : ہم واپس ہوں

فِيْهَآ : اس میں

اِلَّآ اَنْ : سوائے اس کے کہ

يَّشَآءَ : چاہے

اللّٰهُ : اللہ

رَبُّنَا : جو ہمارا رب ہے

وَسِعَ : وسیع ہوا

رَبُّنَا : ہمارا رب

كُلَّ شَيْءٍ : ہر چیز پر

عِلْمًا : بلحاظ علم کے

عَلَى اللّٰهِ : اللہ ہی پر

تَوَكَّلْنَا : ہم نے بھروسہ کیا

رَبَّنَا : اے ہمارے رب

افْتَحْ : تو فیصلہ کردے

بَيْنَنَا : ہمارے درمیان

وَبَيْنَ قَوْمِنَا : اور ہماری قوم کے درمیان

بِالْحَقِّ : حق کے ساتھ

وَاَنْتَ : اور تو

خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ : فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے

وَقَالَ : اور کہا

الْمَلَاُ : سرداروں نے

الَّذِيْنَ : جنہوں نے

كَفَرُوْا : انکار کیا

مِنْ قَوْمِهٖ : ان کی قوم میں سے

لَئِنِ : بے شک اگر

اتَّبَعْتُمْ : تم لوگوں نے پیروی کی

شُعَيْبًا : شعیبؑ کی

اِنَّكُمْ : تو یقیناً تم لوگ

اِذًا : پھر تو

لَّخٰسِرُوْنَ : ضرور ہی خسارہ پانے والے ہوگے

فَاَخَذَتْهُمُ : پھر پکڑا ان کو

الرَّجْفَةُ : زلزلے نے

فَاَصْبَحُوْا : تو وہ ہوگئے

فِيْ دَارِهِمْ : اپنے (اپنے) گھر میں

جٰثِمِيْنَ : اوندھے منہ گھرے ہوئے

الَّذِيْنَ : وہ لوگ جنہوں نے

كَذَّبُوْا : جھٹلایا

شُعَيْبًا : شعیبؑ کو

كَاَنْ : تو گویا

لَّمْ يَغْنَوْا : وہ رہتے ہی نہ تھے

فِيْهَا : اس میں

اَلَّذِيْنَ : جنہوں نے

كَذَّبُوْا : جھٹلایا

شُعَيْبًا : شعیبؑ کو

كَانُوْا : تھے

هُمُ : وہ لوگ ہی

الْخٰسِرِيْنَ : خسارہ پانے والے

فَتَوَلّٰی : تو انہوں نے رخ پھیرا | عَنْهُمْ : ان سے
وَقَالَ : اور کہا | يٰقَوْمِ : اے میری قوم
لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ : میں پہنچا چکا تم کو | رِسٰلٰتِ رَبِّيْ : اپنے رب کے پیغامات
وَنَصَحْتُ : اور میں نے خیر خواہی کی | لَكُمْ : تمہاری
فَكَيْفَ : تو (اب) کیسے | اٰسٰى : میں افسوس کروں
عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ : ایک انکار کرنے والی قوم پر

نوٹ: اہلِ مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے مدیان کی طرف منسوب ہیں جو ان کی تیسری بیوی قطوراء کے بطن سے تھے۔ ان کا علاقہ حجاز کے شمال مشرق اور فلسطین کے جنوب میں تھا اور ان کے شہر کا نام بھی مدین ہے۔ یہ شہر آج بھی شرقِ اردن کی بندرگاہ معان کے قریب موجود ہے۔ یہ ایک بڑی تجارت پیشہ قوم تھی۔ اس زمانے کی دو بڑی تجارتی شاہراہوں کے عین چوراہے پر ان کی بستیاں تھیں۔ اس لیے عرب کا بچہ بچہ ان سے واقف تھا اور ان کے مٹ جانے کے بعد بھی عرب میں ان کی شہرت برقرار رہی' کیونکہ عربوں کے تجارتی قافلے رات دن ان کے آثارِ قدیمہ سے گزرتے تھے۔

بنی اسرائیل کی طرح اہل مدین بھی مسلمان ہی تھے اور حضرت شعیب علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کی حالت ایک بگڑی ہوئی مسلمان قوم کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد چھ سات سو سال تک مشرک اور بداخلاق قوموں سے روابط کی وجہ سے یہ لوگ شرک بھی سیکھ گئے اور بداخلاقیوں میں بھی مبتلا ہو گئے' مگر ایمان کا دعویٰ اور اس پر فخر برقرار تھا۔ حضرت شعیبؑ کا ان سے تقاضا یہی تھا کہ حضرت ابراہیمؑ انسانوں اور انسانی معاشرے کی جو اصلاح کر گئے ہیں' اس کو مت بگاڑو۔ ﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا﴾ کا یہی مطلب ہے۔

قرآن مجید نے ان کا ذکر کہیں اہل مدین اور اصحابِ مدین کے نام سے کیا ہے اور کہیں اصحاب ایکہ کے نام سے۔ بعض مفسرین کی رائے ہے کہ یہ دونوں قومیں الگ الگ تھیں اور ان کی بستیاں بھی الگ تھیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام پہلے ایک قوم کی طرف بھیجے گئے اور ان کی ہلاکت کے بعد دوسری قوم کی طرف مبعوث ہوئے۔ دونوں قوموں پر جو عذاب آیا اس کے الفاظ مختلف ہیں۔ اصحابِ مدین کے لیے کہیں صَيحة اور کہیں رَجْفة مذکور ہے اور اصحاب ایکہ کے لیے عذابُ یومِ الظُّلة ذکر کیا گیا۔ بعض مفسرین کی رائے ہے کہ اصحابِ مدین اور اصحاب ایکہ ایک ہی قوم کا نام ہے اور اس قوم پر تینوں عذاب جمع ہوئے تھے۔ پہلے بادل سے آگ برسی' پھر اس کے ساتھ سخت آواز چنگھاڑ کی شکل میں آئی' پھر زلزلہ آیا۔ ابن کثیرؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

(تفہیم القرآن اور معارف القرآن سے ماخوذ)